رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۳	مورخہ یکم فروری سنہ ۱۹۲۷ء	جلد اول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دار الامان کی خبریں

۱۔ حضرت ام المومنین لاہور سے قادیان تشریف لے آئیں۔ اور بخیریت تمام ہیں خاندان رسالت و خلافت میں خیریت ہے۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔ ۲۷ جنوری ۱۹۲۷ء نماز عصر کے بعد آپنے مع حرم ان محترم بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کی لڑکی امۃ الرحیم کا دعا کے ساتھ رخصتانہ فرمایا۔ حضور والا کی شفقت و عنایت کا نشان ہے اللہ تعالی ایسے شفیق آقا کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔

۳۔ لجنہ اماء اللہ نے ۲۷ جنوری ۱۹۲۷ء قریباً پچاس یتیم بچوں کی مکلف کھانوں سے دعوت کی حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایت ہے کہ یتیم بچوں کو اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا چاہیے ساتھ انہیں نیک اور مفید نصائح بھی کرتی جائیں تو اسکا اثر زیادہ ہوگا اور ثواب بھی کئی حصہ زائد ہوگا چنانچہ اکثر اسی طرح کیا جاتا ہے۔

۴۔ افسوس ہے کہ ہماری ایک نیک اور دین کا بہت زیادہ جوش رکھنے والی بہن فاطمہ بی بی اہلیہ شہید ماریشس حافظ عبید اللہ صاحب وزیرآبادی مرحوم کچھ عرصہ کی علالت کے بعد انتقال کر گئی ہیں انکے دو نو بچے عزیزہ امۃ الحفیظ و بشیر احمد یتیم خانہ کے بچے ہیں لجنہ نے مرحومہ کے اظہار افسوس کا ریزولیوشن بھی پاس کیا اور ان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی کچھ تجویز کی ہے۔ مرحومہ ایک پرجوش اور باعلم خاتون تھی مضامین لکھنے کا شوق اور تبلیغ دین کا ذوق خاص تھا جلسہ سالانہ پر ہماری بہنوں نے اسکا قرآن کریم ایک خاص طرز سے صحیح تلفظ ادا کرکے پڑھنا سنا ہوگا افسوس مرحومہ کی زندگی نے وفا نہ کی اللہ تعالی مرحومہ مغفورہ کا بیوی کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بشیر احمد اپنے دادا حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کے زخم دل کا مرہم ثابت ہو اللّٰہم آمین۔

۵۔ ہمارے بعض عزیز بہنوں مستورات اللہ تعالی

[illegible]

عرضِ حال

مصباح کا یہ تیسرا نمبر شائع ہوتا ہے اخبار کا ابھی تک کوئی خاص طرز مقرر نہیں ہوا۔ کیونکہ میں ابھی تک یہی امید رکھتا ہوں کہ عورتوں کا اخبار عورتیں ہی چلائیں وہ خود ہی اپنے مذاق کے مطابق مضمون مہیا کریں میرا نام تو سرورق پر محض قانونی ذمہ واری پوری کرنیکے لئے ہی چاہیئے کہ یہ نام برائے نام ہو۔ اور جو کام ہو وہ سب احمدی بہنیں سرانجام دیں۔ یہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ اس اخبار کا حجم بڑھانا۔ کاغذ اچھا لگانا یہ سب خواتین کے اپنے اختیار کی بات ہے جتنا گڑ ڈالینگی اتنا ہی میٹھا ہوگا۔ خدا کے فضل سے سینکڑوں احمدی گھرانے لکھے پڑھے ہیں ایک ایک گھر سے ایک ایک مضمون آئے تو چھ ماہ کے لئے کافی ہیں۔ اسی طرح دو دو خریدار اپنے اپنے رشتہ داروں میں پیدا کئے جائیں تو ایک مہینے میں مصباح ایک ہزار شائع ہو سکتا ہے صرف ہمت اور توجہ کی بات ہے اور ضرورت کا احساس ہونا چاہیئے حضرت خلیفۃ المسیح جلسہ سالانہ پر فرما چکے ہیں کہ مردوں کی بہت سی دینی دنیوی ترقیاں عورتوں کی ترقی پر منحصر ہیں پس اس صنف میں احساس پیدا کرنیکے لئے ایک زنانہ اخبار ضرور ہو چاہیئے۔ تاکید کے لئے اس کا اجراء [illegible] شرطی فرمایا جس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہو گئی کہ مصباح شاید جاری نہ رہے حالانکہ مطلب حضور کا یہ تھا کہ اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف خاص توجہ دیجائے تین آنے ماہوار بھی کوئی بڑی رقم ہے پھر ضروری نہیں کہ احمدی بہنیں ہی خریدیں جو اس سلسلہ میں داخل نہیں انکو بھی خریدنا چاہیئے۔ ان سے یہ خاص رعایت ہو کہ اخبار انکو صرف دو روپے سالانہ میں دیا جائیگا۔

دوم مصباحی بہنیں آپس میں تعلقات بڑھائیں اپنے اخبار کے ذریعے ایک دوسرے کی غمی خوشی میں شریک ہوں اگر کسی بہن کو اللہ تعالیٰ ننھا بھائی دے یا کسی ماں کے ہاں بیٹا بیٹی پیدا ہو تو وہ اس کی خبر اخبار میں چھپوا کر دوسری بہنوں کو بھی اس خوشی میں شریک کرے ایسا ہی بیاہ کی خبر دی جائے۔ خدانخواستہ کوئی وفات ہو تو اسکے لئے بھی ایک دوسرے کے غم میں شریک اور ہمدردی کا اظہار چاہیئے۔ اسی طرح امور خانہ داری میں کوئی مشکل ہے یا سینے پرونے میں کوئی بات حل طلب ہے یا کسی دستکاری کا علم ہے تو دوسری بہنوں سے اس بارے میں مشورہ لینا چاہیئے میں امید کرتا ہوں کہ یہ سلسلہ جلد سے جلد جاری ہو جائیگا اور مجھے زیادہ تفصیل سے لکھنے کی ضرورت نہ ہوگی اسی طرح علمی اور مذہبی سوال بھی شائع ہو سکتے ہیں پتہ۔ ایڈیٹر اخبار مصباح قادیان گورداسپور پنجاب بس یہ کافی ہے کسی کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مضمون جو لکھا جائے وہ اگر مشق نہ ہو تو لکھ کر اپنی کسی بڑی بوڑھی تعلیم یافتہ خاتون یا کسی بزرگ مرد کو دکھا کر درست کرا لیا جائے اور صاف کر کے بھیجوا دیا۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں مضمون مختصر اور سلیس عبارت میں چاہیئے۔ لمبا مضمون ہرگز نہ ہو اور ضروری بات لکھی جائے یونہی تمہید باندھنے یا ادھر ادھر کی باتیں بنانے کی ضرورت نہیں۔ والسلام

نیازمند۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم فروری ۱۹۲۷ء

احمدی خواتین کے فرائض

(نوشتہ محترمہ فاطمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب)

میری پیاری بہنوں اور بزرگو! اسلام سے پہلے فرقہ اناث کی جو حالت بدتر اور ناگفتہ بہ تھی تاریخ کے اوراق اس کے شاہد ناطق ہیں۔ کشتنی گردن زدنی زندہ جلائے جانے کی مستحق اور زندہ درگور کیئے جانے کے قابل۔ خاندان کا مشترکہ مال۔ بہائم سے مشابہ۔ ناقص العقل۔ مکار۔ بے وفا اور ہر برائی کی جڑ اس کو گردانا جاتا تھا۔ غرضیکہ کوئی ظلم کوئی بے عزتی کوئی سختی ایسی نہ تھی جو اس کمزور فرقہ پر روا نہ رکھی گئی ہو۔ اور یہ سب کچھ مذہبی آڑ میں جائز۔ درست۔ اور فطرت کا عین تقاضا سمجھا جاتا تھا۔ مگر قربان ہوں ہمارے ماں اور باپ خویش و اقارب اس ہادی برحق رحمۃ اللعالمین خاتم المرسلین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے اس جنس لطیف کی دستگیری فرما کر اس کی عزت اور منزلت کو دنیا میں قائم کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیئے اچھے ہیں۔ اسی طرح فرمایا کہ اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ گاڑنے اور قتل کرنے کو حرام کیا ہے۔ نیز فرمایا کہ جس نے تین لڑکیوں کو پالا اور تعلیم دی اس کا گھر جنت میں ہے۔ اس پاک تعلیم نے مستورات کو یہاں تک ابھارا کہ وہی ناچیز اور باعث صد ننگ و عار ہستی مردوں سے بھی گوئے سبقت لے گئی۔ اور یہاں تک ایثار اور استقلال کا نمونہ دکھایا کہ شوہروں بیٹوں اور اپنی جانوں کو خدا کے لیئے قربان کر دیا۔ ایسا جذبہ اخلاص اور حوصلہ ان میں پیدا ہوا کہ ایک دنیا کو انگشت بدندان کر دیا۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر کسی کو رسول اکرم صلعم کی غلامی میں سب سے اول داخل ہونیکا فخر حاصل ہوا ہے تو اے میری بزرگو! حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو ہوا۔ جنہوں نے تن من دھن سب کچھ خدا اور رسولؐ کے لئے قربان کر دیا اور دکھا دیا کہ عورتیں اخلاص محبت ایثار فہم اور فراست میں کسی سے کم نہیں۔ اسیطرح صحابیاتؓ میں تقویٰ و طہارت۔ زہد و عبادت۔ اخلاص و ایثار کی ایسی برقی لہر چلی کہ اسلام کی خاطر انہوں نے سخت سے سخت مصائب برداشت کیئے اور عزیز ترین تعلقات منقطع کر دیئے مگر اسلام کو نہ چھوڑا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت سمیہ نے جب اسلام قبول کیا۔ تو کفار نے سخت اذیتیں دینی شروع کر دیں۔ گرم گرم تپتی جلتی ریت میں انہیں کھڑا کر دیتے۔ جس سے وہ سخت تلملاتیں۔ ایک دفعہ حضور سرور کائنات کا گذر ہوا دیکھا تو وہ زمین تڑپ رہی تھیں۔ فرمایا سمیہ گھبراؤ نہیں تمہارا ٹھکانہ جنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے ۔ یہ وہ اذیتیں تھیں ۔ کہ بہت سے مرد بھی انکو
برداشت نہیں کر سکتے ۔ لیکن وہ آخر وقت تک
ثابت قدم رہیں ۔ کوئی سختی ۔ تکلیف مصیبت
انہیں اسلام سے منحرف نہ کر سکی ۔ یہ تھی عزم اور
استقلال کی روح جو اسلام نے مومنات کے اندر
پیدا کی تاکہ ان کی اولاد بھی اسی ارادہ ثبات کو
لیکر پیدا ہو ۔ جس سے ایک قوم کا مستقبل طیار ہوتا
ہے ۔ حضرت عمرؓ نے اسلام لانے سے پہلے اپنی
بہن کو جس قدر تکلیفیں پہنچائیں ۔ وہ کسی سے
مخفی نہیں ۔ صلح حدیبیہ کے بعد بہت سی صحابیاتؓ
کا اپنے کافر شوہروں کو چھوڑ دینا تاریخ کا روشن
واقعہ ہے ۔

اسلام نے مستورات کے اندر بھی وہ روح
پھونکدی جو دوسرے مذاہب کے مردوں میں بھی
نظر نہیں آتی ۔ اس کے ساتھ جذبہ ایثار و فدائیت
کا جو رنگ تھا وہ سونے پر سہاگہ کا کام دے رہا تھا ۔
جب غزوہ احد میں حضرت صفیہؓ اپنے بھائی
سید الشہداء حضرت حمزہؓ کے کفن کے لئے دو کپڑے
لائیں تو دیکھا ۔ کہ انکی لاش کے پاس ایک انصاریؓ
کی لاش برہنہ پڑی ہے ۔ تو انہوں نے ازراہ ہمدردی
یہ گوارا نہ کیا کہ اپنے بھائی کو دو دو کپڑے دیں اور
دوسرا مسلمان یونہی پڑا رہے ۔ چنانچہ ایک کفن
قرعہ کے ذریعے اسکے لئے علیحدہ کر دیا ۔

ایک بار رسول اللہ صلعم نے خطبہ عید میں
صدقہ و خیرات کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا ۔ اس مجمع
میں صحابیاتؓ بھی موجود تھیں ۔ انہوں نے بالیاں
چھلے سب کچھ دے دیئے ۔ حضرت اسماءؓ کے پاس صرف
ایک لونڈی تھی اسکو فروخت کر کے اسکا سارا روپیہ
صدقہ میں دیدیا ۔ یہ تھا جذبہ ایثار اور قربانی جس
سے اسلام کی آبیاری ہوئی ۔ اسی طرح جنگ کے
موقع پر بھی مومنات نے نمایاں حصے لئے دشمن
کی صفوں کی صفوں کو کاٹ ڈالا ۔ زخمی ہوئیں
مگر خدمت دین کو رنج و راحت ۔ عسر و یسر رزم
و بزم کسی حالت میں نہیں چھوڑا ۔ اگر اسی طرح
معاملات میں جن کا تعلق اخلاق انسانی کے
ساتھ ہے دیکھا جاوے تو اس میں بھی صحابیاتؓ
کا رتبہ نمایاں نظر آتا ہے ۔ ایک مرتبہ حضرت
عائشہ صدیقہؓ روزہ سے تھیں ۔ کہ ایک مسکین
صورت آئی اس نے کچھ مانگا ۔ گھر میں صرف
ایک روٹی تھی آپنے لونڈی کو فرمایا کہ اسے روٹی
دیدو ۔ لونڈی بولی کہ افطار کس چیز سے کیجئیگا
فرمایا اسے مجھ سے بڑھکر ضرورت ہے ۔

حضرت اسماءؓ کل کے لئے ایک پیسہ بھی
پاس نہیں رکھتی تھیں ۔ روزانہ جو پاس ہوتا صدقہ
دیدیتیں ۔ حضرت زینبؓ بن جحش اپنے ہاتھوں چمڑے
کی دباغت کرتیں اور اس کی آمدنی راہ للہ وقف
کرتیں ۔

انصاف پسندی کا یہ عالم تھا ۔ کہ معاویہ بن
خدیج حضرت عائشہؓ کے بھائی محمد بن ابی بکرؓ کو قتل
کرتے ہیں ۔ لیکن جب حضرت عائشہؓ سے معاویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بابت پوچھا جاتا ہے۔ تو آپ اسکی تعریف کرتی ہیں۔ کیونکہ اس کا سلوک لوگوں کے ساتھ اچھا تھا۔

صلۂ رحم و ہمدردی کا خیال اسقدر بڑھا ہُوا تھا۔ کہ خادموں کے ساتھ بھی کسی قسم کی سختی کو روا نہ رکھا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کو عبدالملک نے اپنے خادم کو آواز دی۔ اس نے آنے میں دیر کی تو اس نے خادم پر لعنت بھیجی حضرت اُم "درداءؓ" بھی اسکے محل میں تھیں صبح انہوں نے عبدالملک کو کہا "کہ رات کو تُو نے خادم پر لعنت بھیجی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی سخت مخالفت کی ہے اسی طرح علمی خدمات میں بھی صحابیاتؓ کے کارناموں کے تاریخ کے اوراق شاہد ہیں۔ خاصکر حضرت عائشہؓ کے خدمات نہایت نمایاں ہیں۔

باہمی تعاون کا یہ حال تھا کہ اگر کسی کو ذرا سی پھانس بھی چُبھ جاتی۔ تو محلہ کی عورتیں حد درجہ کے خلوص اور محبت کے ساتھ اس کی مدد کو حاضر ہو جاتیں۔ الغرض اسلام نے عورتوں کے اخلاق کو بلند کر کے انکے احترام کو مردوں پر واجب کر دیا۔ میری بزرگو! آپنے صحابیاتؓ کے ذکر سُنے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے وہی ندا اور وہی پیغام بروز مصطفےٰؐ کی زبانی از سر نو پہنچایا ہے۔ جو کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے عرب کی جلتی تپتی سنگلاخ زمین میں بھیجا گیا تھا۔ وہی عزت و رتبہ ہمیں دیا گیا ہے جو صحابیاتؓ کے نصیب ہُوا تھا اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ ہم بھی اپنے ان فرائض کو جو خدا کے مسیحؑ نے ہم پر عائد کر دیئے ہیں کس حد تک سلف صالحاتؓ کی طرح ادا کرتی ہیں۔ ہمیں اپنے دلوں میں سوچنا چاہیئے کہ کیا وہی روح وہی دلیری وہی جرأت وہی جذبہ وہی ایثار وہی فدائیت وہی ایمان وہی یقین وہی تقویٰ و طہارت وہی خوش اخلاقی وہی ہمدردی اور ارکان اسلام کی پابندی ہم میں پائی جاتی ہے جو کہ صحابیاتؓ میں تھی؟ بیعت میں داخل ہو کر کیا ہم نے اپنے نفسوں کی اصلاح کر لی ہے۔ اور کیا ہم سچی مومنہ بن گئی ہیں جس کا نقشہ احمدیت پیش کرتی ہے۔ کیا ہم اپنی زیب و زینت کے سامان سے دستکش ہو کر اور ایثار سے اپنی ضروریات گھٹا کر اپنے خاوندوں کو چندہ دینے کی ترغیب دیتی ہیں۔ کیا ہم انکو دینی خدمات کے لئے آمادہ کرتی ہیں کیا ہم میں خدمتِ دین کا وہ اعلیٰ جذبہ اور شوق ہے جس کے آگے دنیا کی کوئی رکاوٹ پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتی۔ کیا خلق اللہ کے حقوق کی ادائیگی کی طرف ہم اپنے خاوندوں کو توجہ دلاتی ہیں۔ کیا ناشائستہ الفاظ زبان سے نکلنے کی ہم پرہیز کرتی ہیں۔ کیا احمدی اور غیر احمدی عورت میں اپنی ساس خسر کی خدمت گذاری میں کوئی خاص امتیاز حاصل ہے۔ کیونکہ احمدی عورت کا فرض ہے کہ بجائے سُسرال کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنیکے نرمی اور صلاحیت سے کام لے جیسا کہ کسی کا مقولہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ بہو کے ہاتھ میں دو چابیاں ہوتی ہیں ایک صلح اور آشتی کے دروازے کی اور ایک فتنہ و فساد کے دروازے کی۔ چاہے پہلا کھول لے چاہے دوسرا کھول دے۔ مگر احمدی مومنہ کا فرض ہے کہ وہ صلح اور آشتی کے دروازہ کو کھولے اور حقوق العباد کا خاص طور پر خیال رکھے جو کہ ایمان کی بڑی بھاری جڑ ہے بلکہ اپنے خاوند کو بھی والدین کی متابعت کی ترغیب دے۔ اپنی نندوں اور بیٹیوں کو بھائیوں اور باپوں سے جائیداد میں حصے دلانے کی کوشش کرے جسکی قرآن کریم بار بار تاکید فرماتا ہے۔ انہیں تمام اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کی تاکید کرے جو کہ نبی عربی صلعم نے بتلائے اور نبی ہندی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنکی دوبارہ تجدید کی۔

اگر ہم میں یہ صفات پیدا نہیں ہوئیں تو سمجھنا چاہیئے کہ جس جذبہ اور قربانی کا مطالبہ احمدیت کرتی ہے وہ ابھی ہم میں پیدا نہیں ہوا۔

یورپ میں ۲۰ سال کے اندر ۲ لاکھ طلاق

یورپ میں طلاق کے واقعات اب اس کثرت سے پیش آرہے ہیں کہ آرچ بشپ آف کنٹربری نے گہرے افسوس [illegible] ہے۔ یورپ کی آبادی اسوقت ۲۶ کروڑ اسی لاکھ کے قریب ہے لیکن حساب لگایا گیا ہے۔ کہ پچھلے بیس برسوں میں ۲ لاکھ سے زائد مقدمے طلاق کے دائر ہو چکے ہیں۔ اضلاع متحدہ امریکہ کی حالت سب سے زیادہ حیرت خیز ہے۔ باشندوں کی تعداد کل ۹ کروڑ ہے لیکن انہی بیس برس کے اندر طلاق کے ۲۰ لاکھ واقعات پیش آچکے ہیں

خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدُرْ

(۲)

(از محترمہ نظیر بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد عبدالغنی صاحب بٹالہ)

میری عزیز بہنو! آپ سمجھتی ہیں۔ کہ آجکل دنیا بھر کی مستورات میں کسقدر بیداری پیدا ہو رہی ہے چونکہ ہندوستان میں تعلیم اور تہذیب جدید یورپین لوگوں کی وجہ سے رائج ہوئی ہے۔ اس وجہ سے نیز "النّاسُ علیٰ دینِ ملوکھم" کے مشہور مقولہ کے مطابق لوگ یورپین لوگوں کی ہر ایک بات کو قابل تقلید سمجھ رہے ہیں۔ آپ دیکھتی ہیں۔ کہ آجکل ہم بڑا فخر اور قابل تعریف بات اس میں دیکھتے ہیں۔ کہ اندھا دھند یورپینوں کی تقلید کی جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یورپ کی مستورات میں بہت سی اچھی صفات بھی ہیں۔ جو قابل تقلید ہیں لیکن اس بات میں بھی ذرا شک نہیں۔ کہ ان میں بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو بے فائدہ ہیں۔ حد سے زیادہ بناؤ سنگار۔ فیشن کی لازمی و لابدی تقلید۔ بے پردگی۔ جسم کو بخوبی نہ ڈھانپنے والا لباس۔ غیر مردوں سے آزادانہ میل ملاپ۔ ایسی باتیں ہیں جو ہرگز ہرگز تعریف کے قابل نہیں ہو سکتیں بہر حال ہمیں انکی اندھی تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اس حدیث شریف کے مطابق جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے۔ جہاں سے ملے لے لیوے۔ ہمیں ہر اچھی بات اخذ کر لینا چاہیئے۔ اور بُرے حصہ کو ترک کر دینا چاہیئے۔ افسوس ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکی عمدہ باتوں ۔ مثلاً تعلیم ۔ تربیت اولاد ۔ صفائی ۔ جفاکشی ۔ حب وطنی و قومی ۔ پابندی اصول حفظانِ صحت ۔ وغیرہ کی اتنی تقلید نہیں کرتیں جتنی انکے بیہودہ فیشنوں اور تکلّفات کی کرتی ہیں ۔ اسلام ہم میں محنت و جفاکشی پیدا کرنی چاہتا ہے ۔ اگر قرنِ اوّل کی خواتین کی جفاکشی و سادگی کے واقعات زیر نظر ہوں ۔ تو پھر ان تکلّفات میں پڑنا گوارا نہیں ہو سکتا ۔ آجکل ہماری غریب جماعت کو پیسہ پیسہ کی ضرورت ہے ۔ اگر ہم اِن فضول فیشنوں کی تقلید کرنا چھوڑ دیں ۔ تو یقیناً ہماری عزت کم ہونیکی بجائے دوچند ہوگی ۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے اجر کی مستحق ۔

آجکل اسلام نہایت نازک حالت میں ہے دشمنِ اسلام زوروں پر ہے ۔ اُنکے پاس مُلک ہے ۔ مال ہے ۔ دولت ہے ۔ اُن کی تعداد نہایت کثیر ہے ۔ اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

کا نظارہ نظر آرہا ہے ۔ ایک طرف دجّال اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ صف آراء ہے ۔ اور دوسری طرف اسلام کی مُٹھی بھر جماعت کھڑی ہے ۔ یہ شیطان و آدم کی آخری جنگ ہے ۔ اب خیال فرمائیں کہ ایسی حالت میں ہماری ذمہ واری کسقدر ہے ۔ کیا آپکو دشمن کی فوج کے روبرو ہوتے ہوئے بناؤ سنگار کا خیال آسکتا ہے کیا میدانِ جنگ میں اُترے ہوئے سپاہی بیہودہ باتوں میں وقت ضائع کرکے فتح یاب ہو سکتے ہیں ۔ وہ لشکر جو غنیم کے بالمقابل ہونے کے باوجود لہو و لعب میں مشغول ہے ۔ اپنے بناؤ سنگار میں لگا ہوا ہے ۔ بے ہودہ فیشنوں کی پیروی کر رہا ہے ۔ اور جان پر کھیل کر نہ صرف مقابلہ بلکہ دشمن پر حملہ نہیں کرتا ۔ وہ یقیناً اس قابل ہے ۔ کہ شکست پر شکست کھائے ۔ اور دُنیا باوجود فراخی کے اس کے لئے تنگ ہو جائے ۔

میری عزیز بہنو ! اگر ہم دل سے مانتی ہیں ۔ کہ ہمارا مقابلہ ساری دنیا سے ہے ۔ اور ہم نے تمام دنیا کو فتح کرنا ہے ۔ تو ان فضول باتوں میں وقت نہ ضائع کریں ۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یاایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تُرِدْنَ الحیوۃ الدُّنیا وزینتھا فتعالین اُمتّعکنّ واسرحکن سراحا جمیلا ۔

یعنی اے نبی اپنی بیبیوں سے کہدو ۔ کہ تم دنیا کی زندگی اور اسکی زینت کی طلب گار ہو ۔ تو آؤ میں تمھیں دے دلا کر خوش اسلوبی سے رخصت کردوں ۔

وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّار الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔

اور اگر تم اللہ اُسکے رسول اور آخرت کے گھر کی خواہاں ہو ۔ تو جو تم میں سے نیکوکار ہیں ۔ اُن کے لئے اللہ نے بڑے بڑے اجر تیار کر رکھے ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ غور فرمائیں۔ کہ کن الفاظ میں سرور کائنات صلعم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو زینت دنیا کی خواہش سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم کیا چیز ہیں۔ کہ باوجود زینت دنیا کی خواہاں رہنے کے اللہ تعالیٰ ہماری رعایت کرے۔

بہنو! انسان ایک وقت میں ایک بات کی طرف ہی دھیان لگا سکتا ہے۔ دنیا کی طرف یا دین کی طرف۔ یاد رکھو۔ کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان ہمیشہ غرق ہوا کرتا ہے۔

عزیزو! اگر ہم اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تو دنیا فتح کرنے کے ہمارے سب دعوےٰ صرف زبانی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا یہ سامانِ دمار

اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اِن الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔ ؎

تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفس وحشی و جفا کیش اگر رام نہ ہو

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والی بزرگو۔ اور بہنو۔ آؤ آج ہم پھر عہد کریں۔ کہ ہم اپنے نفس کو دین پر مقدم نہ کریں گی۔ بہنو۔ اٹھو کہ ہم بھی جہاد کبیر میں شریک ہو کر ممد و معاون ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ والسلام

مصباح کیلئے خریدار بہم پہنچاؤ

امورِ خانہ داری

(۱) سلائی کی مشین بعض وقت باریک ململ کے کپڑے کی سلائی اچھی طرح صاف نہیں کر سکتی اور سوئی کے نیچے کپڑا اکٹھا کرتی جاتی ہے اسکی صاف اور عمدہ سلائی کے لئے بہتر ہے کہ کپڑے کی تہ کے اوپر ایک موٹا اور صاف کاغذ رکھ لیا جائے پھر اسپر سلائی کا بخیہ ہوتا چلا جائیگا۔ بعد ازاں کاغذ پھاڑ کر علیحدہ کر لیا جائے اس طرح سلائی صاف آئیگی اور کپڑا بھی اکٹھا نہ ہوگا۔

(۲) آلومینم کے برتن کو چمکدار کرنے کے لئے سب سے بہتر اور سستا طریقہ یہ ہے کہ دیار کی لکڑی کا کوئلہ باریک پیس کر اس سے مانجھا جائے پھر گرم پانی اور صابن دیسی سے دھو لیا جائے۔ عمدہ مصفّا ہو گا۔

سر کے بال نرم اور چمکدار اور صاف کرنے کے لئے اگر یہ نسخہ استعمال کیا جائے ضرور مفید ثابت ہو گا:۔

(۱) درخت بیری کے پتے۔ تل کے پتے دونو کو تھوڑا تھوڑا لیکر باریک پیس کر ذرا گرم پانی میں ملا کر سر کو دھو لیا جائے اوپر سے سیاہ سرسوں کا تیل جس میں دھنیئے کا تیل ملا ہوا ہو مگر خالص ہو لگا دیا جائے بال عمدہ اور صاف مضبوط رہینگے۔

چہرہ پر کیل اور بدنما داغ مٹانے کے لئے تھوڑا سہاگہ۔ روغن چنبیلی میں حل کر کے لگانا مفید ثابت ہوا ہے۔

(۲) سرسوں کے دانے بھینس کے دودھ میں پکا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب دانے اچھی طرح پھول جاویں تو خشک کر کے خوب باریک پیس کر سفوف کی طرح رکھ لینا چاہیئے اگر روزانہ باقاعدہ اُبٹنہ کی طرح چہرہ اور ہاتھ یا جسم پر مَل کر گرم پانی سے دھو لیا جائے تو رنگ صاف کرنے میں یہ نسخہ تجربہ شدہ ہے اور اکثر مفید ثابت ہُوا ہے۔

(۳) کتھّے کے داغ کو (جو اکثر پان استعمال کرنے سے بعض وقت کپڑے پر لگ جاتا ہے) اگر اسی وقت صابن سے دھو لیا جائے تو صاف ہو جاتا ہے اور اگر تازہ داغ پر پان کا ہی چونا ذرا سا لگا دیا جائے تو بھی دُھلنے پر داغ جاتا رہتا ہے۔ اگر کتھّہ خشک ہو جائے تو پھر کپڑے دھونے کا سوڈا اسپرٹ ڈال کر کسی گرم کپڑے کو گیلا کر کے اچھی طرح کپڑے پر رگڑو داغ مٹ جاویگا۔

(۴) اگر گرگابی یا بُوٹ کا چمڑہ سخت ہو جائے پاؤں کو کاٹے تو تھوڑا دیسی صابن پانی میں حل کر کے پالش کی طرح اوپر لگاؤ۔

(۵) عمدہ پالش سیاہ جو گرگابیوں بوٹوں پر کیجاتی ہے۔ اگر گھروں میں خود بیویاں تیار کر لیا کریں۔ تو بہت سی مالی بچت ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے آسان سی ترکیب :-

سپرٹ ایک حصّہ - مٹی کا چراغ چلنے سے جو سیاہی اوپر جمتی ہے وہ دو حصّہ - خوب حل کر کے پالش بنا لیں۔ اور اپنے گھروں میں استعمال کریں۔

(۶) دانتوں کا میل نمک باریک پیس کر یا مصری سیاہ مرچ وردری کر کے چھوٹے برُش سے خوب صاف کریں تو دانت چمک اُٹھینگے اور درد بھی دُور ہو گا :

والسّلام - (سکینۃ النّساء قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوگنڈہ ملک افریقہ کی مسلمان عورتیں

یوگنڈہ ملک افریقہ میں وہ علاقہ ہے جہاں دنیا کی سب جھیلوں سے بڑی میٹھے پانی کی جھیل واقع ہے۔ جسکو جھیل وکٹوریہ نیانزا کہتے ہیں۔ اسی جھیل سے ایک مقام پر جسکا نام جنجا ہے دریائے نیل نکلتا ہے۔ یوگنڈہ کی عام آبادی کالے لوگوں کی ہے۔ مگر دوسرے ملکوں سے یورپین اور ہندوستانی لوگ آکر بھی اسمیں آباد ہوئے ہیں جن کا گذارہ گورنمنٹ کی ملازمتوں اور تجارت و کھیتی باڑی پر ہوتا ہے۔ عورتیں مردوں سے زیادہ محنتی ہوتی ہیں کیونکہ علاوہ گھر کے کام کے کھیتی کا کام بھی وہی کرتی ہیں۔ جسکی بہت ساری عورتیں ہوں وہ امیر سمجھا جاتا ہے عورتوں کے سروں پر لمبے بال نہیں ہوتے بلکہ مردوں کی طرح ہی ہوتے ہیں اور وہ گھنگریالے اور بہت چھوٹے۔ ان کے سروں اور چہروں کو دیکھ کر آسانی سے مرد اور عورت کی پہچان نہیں ہو سکتی۔ مذہب کے لحاظ سے پہلے پہلے یہ ملک زیادہ تر مسلمانوں سے آباد تھا مگر اب وہاں عیسائی مشن قائم ہو گئے ہیں اور دن بدن لوگ ان میں داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتے جاتے ہیں - اگر مذہب کی اصلی غرض سے اُن کو بالکل خبر نہیں - اللہ کے لئے اُن کی زبان کا لفظ مونگو ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے لئے (جن کو عیسائی لوگ خدا کہتے ہیں) کٹونڈا ہے - مسلمان اور عیسائی عورتوں میں یہ فرق ہوتا ہے کہ مسلمان عورتیں علاوہ ایک لمبی چادر کے سر پر رومال باندھتی ہیں - اور عیسائی عورتوں کا سر ننگا ہوتا ہے - عید اور جمعہ کے دن تمام مسلمان عورتیں صاف کپڑے پہن کر ایک بوتل میں وضو کرنے کے لئے پانی بھر کر اور اگر ہو سکے تو اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چٹائی لیکر مسجد میں ایک طرف آکر بیٹھ جاتی ہیں - اور نماز پڑھ کر اپنے گھر واپس ہوتی ہیں - مسلمان عورتیں عیسائی عورتوں سے زیادہ شرمیلی ہوتی ہیں - عیسائی عورتیں اتنی شرم نہیں کرتیں - مگر حضرت عیسیٰؑ کی صلیب ضرور انکے گلے میں لٹک رہی ہوتی ہے - کھانے پینے میں مسلمان عورتیں عیسائی عورتوں سے زیادہ پرہیز نہیں کرتیں مگر مسلمان عورتیں کُتے کو نزدیک نہیں آنے دیتیں اور نہ چھوتی ہیں - بچے عموماً مسلمان عورتوں کے زیادہ ہوتے ہیں - مسلمان عورتوں کو مذہب سے زیادہ واقفیت نہیں - مگر جو کچھ انکو معلوم ہے اسپر پکے طور سے پابند ہوتی ہیں - (باقی آیندہ) خاکسار حلیمہ بیگم زوجہ ڈاکٹر فضل الدین صاحب کمپالہ یوگنڈہ

ایڈیٹر - جزاک اللہ یہ حالات بہت دلچسپ ہیں - مہربانی کرکے مفصل اور مسلسل لکھئے -

ماں باپ کی خدمت

کہتے ہیں کہ ایک لڑکی جمیلہ تھی وہ ہمیشہ اپنے اندھے ماں باپ کی خدمت اس طرح کرتی - کبھی کسی کی محنت مزدوری کرکے اپنے محتاج ماں باپ کی ضروریات کو پورا کرتی - جب کوئی محنت مزدوری نہ ملتی - تو جنگل میں سے لکڑیاں وغیرہ چن کر بازار میں بیچکر انکی حاجت روائی بجالاتی - خدا کا کرنا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت بارش تقریباً مہینہ بھر رہی - جس سے بیچاری لڑکی نے اپنی ننھی سی جان سے بڑھکر مشقت کی - اور لکڑیاں تو جنگل سے جب ہی لاسکتی تھی - جب بارش وغیرہ نہ ہوتی ہو - اب لڑکی نے سوچا - کہ میں اب انکی کس طرح حاجت روائی کر سکتی ہوں - جبکہ میں لکڑیاں وغیرہ بھی نہیں لاکر بیچ سکتی - ننھی لڑکی نے اسوقت سوچا کہ میں ڈاکٹر کے پاس جاکر اپنے دانت نکلوا کر بیچ دوں - اور بھوکے ماں باپ کو روٹی وغیرہ لاکر کھلاؤں - اسی سوچ بچار میں غریب جمیلہ نے ڈاکٹر کے پاس جاکر دانت نکلوانے کو کہا - ڈاکٹر نے اس ننھی لڑکی سے وجہ دریافت کی - تو ننھی جمیلہ نے اپنے ماں باپ کی خدمت کا سارا قصہ کہ سنایا جس سے ڈاکٹر نے اُسے پچیس ۲۵ اشرفیاں انعام میں دیکر اسے گھر واپس کر دیا جس سے وہ خوشی خوشی اپنے والدین کے پاس آئی اور کھانا پکا کر کھلایا اور ڈاکٹر کا شکریہ بجالائی - اور کاہے گاہے ڈاکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ننھی جمیلہ کو ملتا۔ تو اس کا دل اور بھی بڑھاتا جس سے جمیلہ اور بھی تندہی سے والدین کی خدمت میں مصروف رہتی۔ میری ہم عمر بہنو۔ ہمیں بھی اپنے والدین کی خدمت جمیلہ کی طرح کرنی چاہیئے جیسا کہ وہ اپنے والدین پر قربان و فدا تھی۔ ہمیں بھی جمیلہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(راقمہ زینب بیگم دختر احمد دین زرگر)

لا تیئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون

مصباح کیلئے کم سے کم ایک ہزار خریدار بہم پہنچاؤ

اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معزز خواتین کمر ہمت باندھ مستعد ہو جائیں تو کیا مصباح کے لئے ایکہزار خریدار مہیا کر لینا کوئی مشکل امر ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ؎

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

تمام مذاہب میں سے اسلام ایک سچا مذہب ہے اور اسلام کے فرقوں میں سے صرف یہی سلسلہ حق ہے جس کے اخبارات بھی حق پہنچانے میں مصروف ہیں تو کیا وہ ذات والاصفات جو خود حق ہے حق پہنچانے والوں کی مدد نہ فرمائیگا؟ ضرور اور بالضرور۔ اگر آپ تڑپ اور پورے جوش سے کوشش فرمائیں تو خریدار مہیا کرنا ایک نہایت سہل امر ہو جائیگا۔ اسوقت صرف ایک مصباح ہی تو ہے جو بہت سی آرزوؤں اور انتظار کے بعد ظہور پذیر ہوا۔ کیا آپکو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش نہ کرینگی؟ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو مصباح صرف جماعت احمدیہ کی مستورات ہی کے لئے نہیں بلکہ دیگر مذاہب کی عورتوں کے لئے بھی ترقی کا باعث ہوگا۔ لیکن کوشش شرط ہے۔ ؎

خدا نے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

(۱) مصباح کے ذریعہ ہم مذہبی۔ تمدنی۔ علمی اخلاقی فوائد سے مالا مال ہونگی۔

(۲) مصباح کے ذریعہ ہم دنیا کے ہر گوشہ کی خبروں سے واقفیت حاصل کرینگی۔

(۳) مصباح کے ذریعہ بعض بہنوں کی جاہلانہ زندگی عالمانہ زندگی سے مبدل ہوگی۔

(۴) آخری اور سب سے بڑی بات یہ کہ مصباح ہی ہے جس کے ذریعہ سے ہم اعلاء کلمۃ اللہ کر کے اپنے اہم فرض سے سبکدوش ہو سکتی ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ اگر مصباح کو اسی طریق سے کام میں لایا جائے جو کہ ایک مومن کے شایان شان ہے، تو ایک گھر جس کو ہم دوزخ سے تشبیہ دے سکتے ہیں بہشت کی صورت میں مبدل ہوتا نظر آئیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ایسے فوائد کے ہوتے ہوئے ہم مصباح کو لبیک نہ کہیں گی؟ ضرور اور بالضرور - پس میری پیاری بہنوں مصباح کی خریدار بنو اور اپنی بہنوں سہیلیوں واقف کاروں کو خریدار بناؤ تاکہ مصباح چمکے اور ہم اس سے نور حاصل کریں۔ والسلام

خاکسار ام داؤد - قادیان

احمدی مستورات
چندے کی طرف خاص توجہ فرمائیں

کوئی کام بغیر امداد کے ہو نہیں سکتا - چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی مالی امداد کی ضرورت پڑتی ہے - ہمارا کام تو بڑا ہی عظیم الشان کام ہے - جس کو ہم نے اپنے کمزور کندھوں پر اٹھا رکھا ہے - دین کا کام بڑے جوش کے ساتھ کرنا چاہیئے - جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہؓ نے کیا تھا - انہوں نے اسلام کے لئے وہ وہ قربانیاں کیں اور ایسی ایسی تکالیف سہیں جس کو سن کر سخت سے سخت دل بھی کانپ اٹھتا ہے - پس ہم کو بھی چاہیئے - کہ ہماری بہنیں ایسے ایسے نمونے دنیا کے سامنے پیش کریں - جیسا کہ صحابیؓ عورتوں نے اپنے زمانہ میں پیش کیئے تھے - ہم اپنی جماعت کی ترقی اور پیغام حق دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے ذرا سی ذرا سی سُستی غرض ہر طرح سے تیار رہنا چاہیئے - یوں زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں ہوتا - بلکہ ہم کو اس میں عملاً حصہ لینا چاہیئے - یہ زمانہ لڑنے لڑانے کا نہیں - فقط پیسے اور قلم سے سب کام ہوتا ہے - پس میری بہنو میں تم کو ایک آسان طریقہ چندے کے لئے روپیہ جمع کرنے کا بتاتی ہوں جسکی وجہ سے چندہ ماہواری یا غیر معمولی بآسانی مہیا ہو جاتا ہے - چونکہ عورت گھر کی مالک ہوتی ہے تمام کاروبار اسی کے ذمہ ہوتا ہے اگر وہ چندے کی طرف خاص توجہ کرے تو چندہ نہایت آسانی کے ساتھ مہیا ہو جاتا ہے - اور ادائے چندہ کے وقت مرد دل پر بار نہیں پڑتا - میں ایک ترکیب بتاتی ہوں جس پر عمل کرکے ہر ایک احمدی خاتون صرف چندے کی رقم ہی مہیا نہیں بلکہ سلسلہ کے ایک دو اخبار بھی اس سے مہیا ہو جاتے ہیں - وہ یہ ہے :-

ہر ایک خاتون اپنے اپنے مکان میں "احمدیہ فنڈ" کے نام سے ایک فنڈ کھولے - اور اس فنڈ میں روزآنہ ایک ایک پیسہ یا دو دو پیسے حسب مقدور پابندی کے ساتھ جمع کرے - اسی طرح سال بھر میں تقریباً بارہ روپے جمع ہو جاتے ہیں - پس اگر ہم انہیں سے غیر معمولی چندہ یا چندہ جلسہ سالانہ دینا چاہیں تو گھر والوں کو اسکا بار بالکل محسوس نہ ہوگا - آج دس۱۰ مہینے ہوتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا ہے - اس اثنا میں میرے چھوٹے سے "احمدیہ فنڈ" میں دس۱۰ روپے جمع ہو گئے ہیں جس میں پانچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روپے جناب ناظر صاحب بیت المال کو جلسہ سالانہ کی تحریک پر دارالامان روانہ کیئے گئے۔ اور باقی پانچ میں سے ایک اپنی اخبار "مصباح" کے لئے اور ایک "ڈی سن رائز" کے لئے خرچ رکھتی ہوں۔ اس پر بھی "فنڈ" خالی نہیں رہا بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ اور آٹھ آنے بچے ہیں۔ جو کسی وقت کام آئینگے۔ پس میری پیاری بہنوں اس میرے تجربہ کو بھی آزما کر دیکھ لو۔ جو انشاء اللہ نہایت کامیاب ثابت ہوگا۔

پس آخر میں میں یہی دعا کرتی ہوں کہ خدا ہماری احمدی بہنوں کو وہی جذبہ وہی جوش وہی پاسداری دین کے لئے دے جو کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں صحابی عورتوں میں تھا۔ آمین ثم آمین * راقمہ۔ ہاجرہ بی ہمشیرہ محمد عبد السبحان صاحب مدرس مدرسہ فرقانیہ ضلع رائچور علاقہ نظام

(بقیہ صفحہ ۱۶) ہاں جب آزادی کے ساتھ ہو وہ اپنی مرضی سے اسکی خواہش کرے ×× انگریز بھی مسلمان بادشاہوں کے طریقہ پر عمل کرتے رہے۔ لیکن ذرا اجازت دینے میں سختی سے کام لیتے تھے۔ بہر صورت ایک عرصہ تک ستی کو بالکل ممنوع نہیں قرار دیا ×× ۱۸۱۸ء میں راجہ رام موہن رائے نے جو سنسکرت کا عالم ہونیکے علاوہ علوم مغربی سے بھی اچھی طرح بہرہ اندوز تھا۔ ستی کی مخالفت میں قلم اٹھایا ×× ۱۸۲۸ء میں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل مقرر ہو کر ہندوستان آیا۔ وہ راجہ موصوف کی رائے سے متفق تھا ×× ۸ دسمبر ۱۸۲۹ء کو اس نے مقننہ کی مجلس وضع قوانین میں ستی کی ممانعت کا قانون پاس کرالیا۔ قانون کے نفاذ کے وقت خطرہ محسوس کیا جارہا تھا کہ شاید ہندو اسکے لئے ہرگز تیار نہ ہونگے لیکن تجربے نے اسکے خلاف بتایا۔ کسی قسم کا شور و شغب نہیں ہوا (مقتبس از جامعہ علیگڑھ)

دنیا میں ترقی چاہتی ہو تو علم سیکھو

یہ سچ ہے کہ احمدیت کا نام زمین کے کناروں تک پہنچیگا اور احمدی مذہب زمین کے ہر حصہ ہر ملک میں پھیلیگا اور پھیل رہا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے کہ بادشاہ ان کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈھینگے یعنی وہ بھی ان کا غلام کہلانا فخر سمجھینگے خدا تعالیٰ جلدی وہ دن دکھائے کہ اس الہام کے مطابق زمین کے چاروں طرف یعنی ہر کونے پر اسلام کا روحانی جھنڈا گاڑ دیا جائے۔ مگر اس کے لئے ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ سو ہم کونسا طریق اختیار کریں کہ جس سے دین اور دنیا میں ترقی کر سکیں؟

میری بہنو! وہ علم ہے جو ہم احمدی عورتوں میں سے ہر ایک پر فرض ہے کہ علم ہی کی بدولت ہم دین میں ترقی کر سکتی ہیں اور دین کو دنیا میں پھیلا سکتی ہیں دیکھو ترقی اور بہتری کا حاصل ہونا عقل سے تعلق رکھتا ہے اور عقل کی ترقی علم ہی سے ہو سکتی ہے اور سب جانتے ہیں کہ جہاں کہیں کسی قوم کو ترقی حاصل ہوئی ہے علم ہی کی بدولت حاصل ہوئی ہے انسان کو عقل دی گئی ہے جس سے وہ نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے اس واسطے علم گویا معلومات کا ذخیرہ ہے جو ذریعہ عقل ہے اور عقل کی ترقی کا وسیلہ علم ہی ہو سکتا ہے اور علم و عقل کا ہونا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف مردوں پر ہی فرض نہیں بلکہ خدا نے مرد عورت دونو کو یکساں پیدا کیا ہے پس عقلمند اور بے وقوف ہونا انسان کا اپنا کام ہے چاہے تو وہ علم پڑھ کر بڑا عقلمند عالم بن جائے اور چاہے تو بے وقوف ہی رہے پس جب خدا تعالیٰ نے مردوں و عورتوں کو علم پڑھنے اور عقل سیکھنے کا برابر حصہ دیا ہے تو پھر کیوں ہم اس میں مردوں سے پیچھے رہیں۔ پس چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے ہم علم میں ترقی کریں اور اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں پھر ہم غیروں میں تبلیغ کر سکنے کی کوشش کریں تعلیم سے ہم کو کاروبار خانہ داری میں بھی لیاقت اور سلیقہ ہوگا علاوہ اسکے فضول قصے جھگڑے جو رات دن گھروں میں پھیلے رہتے ہیں جو صرف جہالت کا نتیجہ ہوتا ہے علم و عقل سے ہی مٹ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری بزرگوں کی اطاعت۔ ماں باپ کا ادب یہ سب باتیں علم ہی ہم کو سکھاتا ہے۔ پس بجز علم کے اور کوئی ذریعہ دین و دنیا میں ترقی حاصل کرنے کا نہیں ہو سکتا۔

علم سے نکمی باتیں چھوٹ جاتی ہیں اور مفید باتوں کو طبیعت چاہتی ہے پس جب علم سے اتنے فائدے ہیں تو کیوں ہم اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں جہاں تک ہو سکے علم دین سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی کتب کا مطالعہ کرنے سے ہم کو دینی علم کا بہت فائدہ ہو سکتا ہے

مَیں اب اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں علم دین سیکھنے کی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ ع ف د

بقلم عظمت خاتون بنت سردار کرم داد خانصاحب (دعلون)

حقوق والدین

سب سے پہلے مَیں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جنہوں نے اجازت دی کہ زنانہ اخبار جاری کیا جائے سو الحمدللہ کہ وہ جاری ہو گیا۔ یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے امید ہے کہ بہنیں اس اخبار میں مضمون لکھنے کی کوشش کرینگی اور اپنے اخبار کی رونق کو بڑھائینگی۔ بس میری تو یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری معزز بہنوں کو اس دینی کام کرنیکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

یہ میرا مضمون حقوق والدین پر ہے مُدّت سے میرے دل میں اس مضمون کے لکھنے کا شوق تھا مگر مَیں اپنی کم علمی کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکی اب جو بھی ٹوٹی پھوٹی باتیں ہیں بہنوں کی بہبودی کے لئے ارسال خدمت کرتی ہوں وہ یہ ہیں:-

خدا کی عبادت اور رسولؐ کی اطاعت کے بعد اگر خدا نصیب کرے تو ماں باپ کی فرمانبرداری ہے۔ یہ سچ ہے کہ دنیا میں ہر چیز مل جاتی ہے مگر حقیقی ماں باپ پھر نہیں ملتے بچہ مر جائے تو دوسرے بچے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمید رہتی ہے مگر ماں باپ کا مرجانا کسی تلافی کے قابل نہیں ہے بڑی خوش نصیب ہیں وہ بہنیں جن کے ماں باپ زندہ سلامت ہیں اور اُنہیں اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے کا موقعہ حاصل ہے وہ ماں باپ جو اس طرح ہم پر جان نثار رہے اور خدا کے بعد سب سے زیادہ ہماری حفاظت کیلئے تیار رہے ہماری ضرورتوں اور حاجتوں کے پورا کرنے کے ذمہ وار رہے اب خود ہی انصاف کریں کہ ان کی کس قدر عزت کس قدر حرمت کسقدر ادب اور کسقدر خدمت کرنی چاہیئے۔ یہی تو وجہ ہے کہ خداوند پاک جلشانہ جہاں اپنے ساتھ شرک کرنے کی ممانعت کرتا اور اپنی پرستش و عبادت کا حکم دیتا ہے اس کے ساتھ ہی ماں باپ سے حُسن سلوک اور احسان و مروّت کرنے کا بھی فرمان صادر فرماتا ہے چنانچہ فرمایا لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان و مروّت سے پیش آؤ۔

پس میری معزز بہنو! جہاں تک آپ سے ہو سکے ماں باپ کی خدمت سے کبھی دل نہ چرانا۔ پس میری تو یہ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

خاکسار ش خ ن دختر شیخ مولا بخش صاحب
احمدی از لاہور

تین حوصلہ مند لڑکیاں

پچھلے سال انگلستان کے کان کنوں کی ہڑتال ہوئی تو وہ بے کار ہو کر اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے تھے اور بڑی مشکل سے قرض لے لے کر گزر اوقات کر سکتے تھے۔ لیکن ایک کان کن کی تین لڑکیوں نے اپنی گزران کے لئے نیز اپنے تمام خاندان کو قرض کی لعنت اور خیرات لینے کی ذلّت سے بچائے رکھنے کو ایسی ہمت سے کام لیا۔ کہ ان کے تذکرے اخبارات میں ہو رہے ہیں۔

ان لڑکیوں کی ماں کو مصنوعی پھول بنانے کا کام آتا تھا۔ لیکن جس شہر میں یہ خاندان رہتا تھا۔ وہاں انکی مانگ نہ تھی۔ اتنا روپیہ پاس نہ تھا کہ وہ ریل میں سوار ہو کر دوسرے شہروں کو جا سکتیں۔ اور وہاں پھول بیچکر روپیہ کماتیں۔ آخر ان تینوں حوصلہ مند بہنوں نے کیا کیا۔ کہ پیدل گھر سے نکل کھڑی ہوئیں۔ اور شہر شہر گاؤں گاؤں ایک ایک گھر جا کر ان پھولوں کو فروخت کرتی رہیں + صبح پانچ بجے سفر شروع کرتیں۔ اور دس پندرہ میل چل کر کسی گاؤں میں جا پہنچتیں۔ اور دم لیتیں۔ اسی طرح انہوں نے آٹھ مہینے میں گیارہ سو میل کا سفر طے کر لیا۔ اور اس تمام عرصے میں ہر روز اپنی ماں کو خط لکھا۔ اور خط میں روپیہ انکو روانہ کیا۔

اسی سلسلے میں ایک یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان لڑکیوں نے جس کسی کے ہاتھ پھول بیچے اسے یہ مطلق نہ کہا۔ کہ ہم مصیبت زدہ کان کنوں کی لڑکیاں اور تمہاری امداد کی محتاج ہیں۔ بلکہ جس طرح دوسرے تاجر صرف اپنے مال کی تعریف کر کے بیچتے ہیں۔ اسی طرح اپنے سامان کو فروخت کرتی رہیں ۔ (تہذیب نسواں لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستی کی رسم

جزیرہ سالومن میں جب کوئی سردار مارا جاتا تو اسکی بیویاں بھی قتل کردیجاتی تھیں۔ جزائر فجی میں کوئی بڑا آدمی مرتا تو اسکی بیویاں۔ غلام اور دوست گلا گھونٹ کر مار ڈالے جاتے تھے۔ اسی طرح بسوطو قوم میں مرد کو دفن کرتے وقت اسکی بیوہ کو قبر پر قتل کر دیا جاتا تھا۔ چینی عورتیں بیوہ ہوتے ہی پھانسی پر چڑھ کر خود کشی کر لیتی تھیں، اور انکی بہت عزت و توقیر ہوتی تھی اس رسم کا پتہ یونان میں بھی ملتا ہے، چنانچہ چالینز کی قبر پر پولیزین کو قتل کیا گیا۔ مشہور یونانی مورخ ہرودوٹس کے قول کے مطابق سیتھین قوم میں بادشاہ کے مرنے پر اسکی بیوی کو ساقیہ۔ باورچی اور مہتمم اصطبل کا گلا گھونٹ دیا جاتا تھا۔ سلافی اقوام میں بھی قتل بیوہ کا ثبوت ملتا ہے۔ اور اسکنڈے نیویا کے گرمانی قبائل میں بھی پرانے زمانے میں عرصہ تک یہ رسم رہی ہے کہ بیوہ اپنے شوہر کے ساتھ ہی جان دیدیتی تھی۔ ×× جزیرہ جاوا میں جہاں ہندوستانی تہذیب آج سے دو ہزار برس پہلے پورا اثر کر چکی تھی ہمیں دو کتبے ایسے ملتے ہیں جنمیں ستی کا ذکر ہے ان میں سے ایک ۹۵۵ء اور دوسرا ۱۰۶۲ء کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ ×× دسویں صدی کے بعد کی ممالک متوسط میں بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں جن سے ستی کا ثبوت ملتا ہے ×× مشہور مستشرق بیولر نے بھی بیان کیا ہے کہ اسنے ایک ایک تالاب کے گرد کئی سو کتبے جو کھتری عورتوں کی ستی سے متعلق ہیں دیکھے ہیں ×× ان تاریخی شواہد کے علاوہ ہندوستان کے قدیم سفرناموں میں بھی اس رسم کا ذکر ہے۔ ان سیاحوں کی ابتداء سکندر اعظم (چوتھی صدی قبل مسیح) کے وقت سے ہوتی ہے۔ دیودورس کے بیان کے مطابق یہ رسم راوی کے کنارے پر پائی جاتی ہے۔ عورتیں اپنے شوہر کے ساتھ جلکر خاک ہوجاتی ہیں لیکن ستی کی جو وجہ دیودورس نے بتائی ہے وہ سب سے نرالی ہے۔ یعنی یہ کہ ہندوستان میں عورتیں عموماً مردوں کو زہر دیدیتی تھیں اور اسکے انسداد کی خاطر مردوں نے ستی کی وحشتناک رسم ایجاد کی۔ ×× عرب سیاح البیرونی جس نے ۱۰۳۰ء میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اپنے سفرنامہ میں یوں رقمطراز ہے۔ ہندوستان میں بیوہ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی اسکے لئے صرف دو راستے ہیں یا تو عمر بھر بدسلوکی اور طعن و تشنیع کی آگ میں جلتی رہے۔ یا ایک مرتبہ اپنے آپکو رفیق عمر کے تابوت پر نثار کردے۔ بادشاہوں کی بیویوں کو مجبوراً ستی ہونا پڑتا ہے۔ خواہ وہ راضی ہوں یا نہ ہوں تا ایسا نہ ہو کہیں وہ ایسی زندگی بسر کریں جس سے انکے شوہر کے ناموس کو دھبہ لگے۔ البتہ اس سے عمر اور بچوں والی بیوائیں مستثنےٰ ہیں کیونکہ بیٹا ماں کو پناہ دینے کا ذمہ وار ہے۔ البیرونی کے بعد دوسرا مشہور سیاح مارکوپولو ۱۲۹۰ء میں ہندوستان آیا۔ وہ مالابار کے متعلق بیان کرتا ہے کہ وہاں کثرت سے ستی ہوتی ہے اور ان عورتوں کی بہت عزت ہوتی ہے ×× پندرھویں صدی سے لیکر اٹھارھویں صدی تک جتنے سفرنامے لکھے گئے ہیں۔ انمیں ستی کا بکثرت ذکر ہے لیکن ان سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ستی عموماً اونچی ذاتوں کیلئے مخصوص تھی ×× یہ رسم خصوصیت کے ساتھ ہندوستانی یا آرین رسم نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے اکثر حصوں میں اسکا وجود ثابت ہے اسکی اصل یہی ہے کہ عورت کو محض نسل کے بڑھانے کا ذریعہ سمجھا گیا۔ اور اسلئے یہ لازم قرار دیا گیا کہ وہ جس شخص کے ساتھ اس دنیا میں زندگی گذار رہی ہو اسی کے ساتھ اس دنیا میں بھی منتقل ہوجائے

۳۲ سیوامت، بدھ مت اور جین مت اسکی مذمت کرتے رہے بہت اس قسم کے لوگ بھی پیدا ہوئے جنہوں نے اسکی علانیہ مخالفت کی۔ ×× پرتگیز جنرل الفانسو البقرق نے ۱۵۱۰ء میں جزیرہ گوا فتح کرنیکے بعد سب سے پہلے قانونی طور پر ستی کو ممنوع قرار دیا۔ اسکے بعد سولھویں صدی میں مسلمان بادشاہوں نے بھی اس رسم کو دبانے کی بہت کوشش کی۔ چنانچہ خود اکبر نے ایک مرتبہ ایک بیوہ کو جلنے سے بچالیا۔ اور قانون نافذ کیا کہ ستی صرف اسوقت جائز ہے ... (دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۱ نیچے کی سطر ۱)

خیال نے ہندوستان میں بھی ستی کی رسم کو شروع کیا۔ بدھ مذہب سے پہلے اس کا رواج بہت کم تھا۔ البتہ جب برہمنیت نے دوبارہ بدھ مذہب پر غلبہ حاصل کیا ہے۔ اسوقت سے اسکا بھی زور ہوا۔ لیکن یہ کسی طرح نہیں کہا جاسکتا کہ ستی تمام ہندوستان میں رائج تھی یا ہر عورت اپنے شوہر کے ساتھ جان دیدیتی تھی۔ البتہ دسویں صدی عیسوی کے بعد سے ستی کے واقعات بکثرت ہونے لگے۔ یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ تمام ہندوستان میں اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا تھا پرانے زمانے سے ایسی جماعت بھی تھی جو اسکی مخالف تھی ۳۳

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر صدر انجمن کے لئے قادیان سے شائع کیا)